QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت: عصری تحدیات اور عملی حل کا تجزیاتی مطالعہ

Child Education and Training in the Light of the Prophetic Seerah ﷺ : An Analytical Study of Contemporary Challenges and Practical Solutions

Hafiz Abu Bakar Idrees
M Phil, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Salma Mureed
MPhil, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.
Dr. Hafiz Zahid Farooq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Abstract

Child education and upbringing hold a central position in the development of a morally upright and socially responsible generation. Islam, being a complete code of life, provides clear guidance for every stage of human life, including childhood. The Prophetic Seerah (ﷺ) serves as a perfect model, offering principles based on compassion, wisdom, and gradual development in child upbringing. This study explores the significance of the Seerah in shaping children's moral, intellectual, and spiritual development, particularly in the face of modern challenges. Contemporary issues such as the weakening family structure, parents' preoccupations, the lack of Islamic values in modern educational systems, and the influence of technology and media pose serious threats to children's upbringing. This research critically analyzes these challenges while presenting practical solutions derived from the Prophetic example. Key recommendations include incorporating Islamic ethics and Seerah-based content into curricula, encouraging parental and teacher training workshops, promoting ethical use of technology, and fostering a culture of respect and responsibility in children. By drawing upon the holistic guidance of the Seerah, this study argues for a balanced educational model that not only addresses current societal challenges but also nurtures children into becoming individuals with strong moral values, spiritual depth, and practical competence. The findings emphasize that aligning modern child upbringing with Prophetic teachings ensures a sustainable solution for the crises of values in today's world, thereby contributing to a more ethical, harmonious, and resilient society.

Keywords: *Child Education, Prophetic Seerah, Contemporary Challenges, Islamic Values, Moral Upbringing, Practical Solutions*

تعارف موضوع

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو فرد اور معاشرے کی اخلاقی، سماجی، اور روحانی ترقی کے لیے واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کسی بھی قوم و ملت کے مستقبل کا بنیادی عنصر ہے، اور اسلامی تعلیمات میں اس پہلو کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ بچوں کی تربیت کے لیے ایک کامل اور عملی نمونہ ہے، جس میں محبت، شفقت، حلم، اور حکمت کے اصول نمایاں ہیں۔ عصرِ حاضر میں بچوں کی تربیت کئی تحدیات سے دوچار ہے۔ خاندانی نظام کی کمزوری، والدین کی مصروفیات، جدید تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کی کمی، اور

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سوشل میڈیا و ٹیکنالوجی کے بے جا اثرات بچوں کی فکری، اخلاقی، اور روحانی تربیت پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اس صورت حال میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے تاکہ نسلِ نو کو اسلامی اصولوں کے مطابق پروان چڑھایا جا سکے۔ یہ تحقیق بچوں کی تعلیم و تربیت میں سیرت النبی ﷺ کی ضرورت اور اہمیت کا تفصیلی جائزہ لے گی اور اس حوالے سے اسلامی تعلیمات، نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ، درپیش تحدیات اور ان کے حل کو موضوعِ بحث بنائے گی۔ اس مطالعے کا مقصد ایک ایسے تربیتی ماڈل کی تشکیل ہے جو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور نئی نسل کو ایک متوازن، با اخلاق، اور اسلامی اقدار کا حامل بنانے میں معاون ثابت ہو۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کا اسلامی تصور

تعلیم و تربیت کی بنیادی تعریف

تعلیم اور تربیت دو بنیادی اجزاء پر مشتمل ہیں: علم کی فراہمی اور عملی تربیت۔ اسلامی نقطۂ نظر سے، تعلیم صرف معلومات کی ترسیل نہیں بلکہ کردار سازی اور اخلاقی نشوونما بھی ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"العلم بلا عمل جنون والعمل بلا علم لا يكون"[1]

" علم بغیر عمل دیوانگی ہے اور عمل بغیر علم ممکن نہیں۔ "

یہ تصور بچوں کی ابتدائی عمر سے ہی ان کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت کو اہمیت دینے پر زور دیتا ہے۔ جدید ماہرینِ نفسیات بھی اس بات پر متفق ہیں کہ ابتدائی سالوں میں دی جانے والی تعلیم ایک فرد کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے [2]

اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تربیت کا مقام

اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تعلیم و تربیت کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾[3]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ والدین کی ذمہ داری نہ صرف بچوں کو دنیاوی علوم سکھانا ہے بلکہ انہیں دینی اقدار اور نیکی کی راہ پر گامزن کرنا بھی ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کی تربیت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ"[4]

"بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں اس پر سختی کرو اگر وہ نہ پڑھیں۔ "

---

[1] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2005, 1: 37.
[2] Piaget, Jean, *The Psychology of the Child* New York: Basic Books, 1969, 42..
[3] Al-Qur’ān, 66:6
[4] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2009, 1: 495.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ بچوں کی دینی تربیت ابتدائی عمر سے ہی شروع کرنی چاہیے تاکہ وہ اچھے اخلاق کے حامل بن سکیں۔

والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریاں

اسلامی تعلیمات میں والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریوں کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[5]

"تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ "

یہاں رعیت سے مراد والدین کے لیے ان کے بچے اور اساتذہ کے لیے ان کے شاگرد ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ کو صرف بچوں کو علم سکھانے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے کردار، عادات، اور اخلاقیات پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

جدید تعلیمی نظریات بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بچوں کی ابتدائی تربیت میں والدین کا کردار نہایت اہم ہے۔ جان ڈیوی John Dewey لکھتے ہیں:

"Education is not preparation for life; education is life itself."[6]

"تعلیم زندگی کے لیے تیاری نہیں، بلکہ خود زندگی ہے۔ "

یہ نظریہ اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے، جہاں سیکھنے کا عمل محض کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی میں اخلاقی رویوں اور اسلامی اقدار کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت صرف معلومات کی منتقلی کا نام نہیں بلکہ ان کی شخصیت سازی اور کردار کی تشکیل بھی اس میں شامل ہے۔ اسلامی تعلیمات بچوں کی روحانی، اخلاقی اور فکری تربیت پر زور دیتی ہیں اور والدین و اساتذہ کو اس حوالے سے بنیادی ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ جدید سائنسی اور نفسیاتی تحقیقات بھی اس تصور کی تائید کرتی ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہو کر بچوں کو بہتر سماجی اور اخلاقی اقدار کا حامل بنایا جا سکتا ہے۔

5 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Medina: Dār al-Tawqīf, 1422 AH, 893.
6 Dewey, John, *Democracy and Education* New York: Macmillan, 1916, 147.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سیرت النبی ﷺ اور بچوں کی تعلیم و تربیت

نبی کریم ﷺ کی بچوں سے محبت و شفقت

نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں بچوں سے محبت اور شفقت نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ نہایت مہربانی کا برتاؤ فرماتے، ان کی عزت کرتے اور ان کے جذبات کی قدر کرتے۔ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي العَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔[7]

"ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اپنی نواسی اُمامہ بنتِ ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی، جب رکوع کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دوبارہ کندھے پر بٹھا لیتے۔"

یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ بچوں کے جذبات کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بچوں کو گود میں لیتے، ان کے ساتھ کھیلتے اور انہیں دعائیں دیتے۔ جدید نفسیات بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت ان کی ذہنی نشوونما اور جذباتی استحکام کے لیے ناگزیر ہے[8]

تربیت میں حکمت اور تدریج کا اصول

نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ بچوں کی تربیت میں تدریج اور حکمت کا اصول اپنانا چاہیے۔ آپ ﷺ نے کبھی بچوں پر سختی نہیں کی بلکہ نرمی اور دانائی کے ساتھ ان کی اصلاح فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ[9]"

"بے شک، اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔"

---

[7] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Medina: Dār al-Tawqīf, 1422 AH, 516.
[8] Bowlby, John, *Attachment and Loss* New York: Basic Books, 1969, 2: 132..
[9] Muslim, Abū al-Ḥusaīn, *Ṣaḥīḥ Muslim* Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH, 2593.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بچوں کی تربیت میں نرمی کے ساتھ تدریج یعنی مرحلہ وار سیکھنے کا طریقہ بھی انتہائی اہم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کو ایک دم کسی چیز کا پابند بنانے کے بجائے رفتہ رفتہ اس کا عادی بنایا۔ جیسا کہ نماز کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا:

"مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ"[10]

"اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو۔"

یہ تدریجی تربیت بچوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے، جو جدید تعلیمی نفسیات کے مطابق بھی ایک مؤثر طریقہ ہے[11]

عملی نمونہ: بچوں کے ساتھ سلوک اور رہنمائی

نبی کریم ﷺ نے نہ صرف زبانی نصیحت کی بلکہ عملی طور پر بھی بچوں کی تربیت کی۔ عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ سوار تھا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ"[12]...

"اے بچے! میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں: اللہ کو یاد رکھو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔"

یہ حدیث اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ بچوں کو سمجھانے کے لیے ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا رویہ اپناتے اور انہیں براہِ راست سکھانے کا موقع فراہم کرتے۔ جدید تعلیمی ماہرین بھی اس طریقہ کار کی افادیت کو تسلیم کرتے ہیں اور اسے "Active Learning" کا نام دیتے ہیں ۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے محبت، نرمی، تدریج اور عملی رہنمائی کے اصولوں کو اپنایا، جو جدید نفسیاتی تحقیق کے مطابق بھی موثر ہیں۔ اگر ہم بچوں کی تربیت میں ان اصولوں کو اپنائیں تو ایک متوازن، بااخلاق اور ذمہ دار نسل تیار کی جاسکتی ہے۔

عصرِ حاضر کے تناظر میں درپیش تحدیات

جدید تعلیمی نظام اور اسلامی اقدار

جدید تعلیمی نظام میں جہاں سائنسی و تکنیکی ترقی پر زور دیا جاتا ہے، وہیں اسلامی اقدار اور اخلاقی تربیت اکثر نظر انداز کر دی جاتی ہے۔ موجودہ نظامِ تعلیم میں بچوں کو محض دنیاوی علوم سکھانے پر توجہ دی جاتی ہے، جبکہ دینی اخلاقیات اور اسلامی آداب کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔

[10] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2009, 1: 495.
[11] Vygotsky, Lev, *Mind in Society: The Development of Higher Psychological Processes* Cambridge: Harvard University Press, 1978, 88..
[12] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā, *Jāmi' al-Tirmidhī* Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998, 2516.

نبی کریم ﷺ نے تعلیم کو صرف معلومات کے حصول تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس میں اخلاقیات اور کردار سازی کو بھی لازمی قرار دیا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ[13]"

"بے شک، میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

جدید تعلیم کے اسلامی اقدار سے ہم آہنگ نہ ہونے کے نتیجے میں بچوں میں اسلامی شناخت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ معروف ماہرِ تعلیم John Dewey کہتے ہیں:

"Education is not preparation for life; education is life itself."[14]

"تعلیم محض زندگی کی تیاری نہیں، بلکہ خود زندگی ہے۔"

یہی اصول اسلامی تعلیمات میں بھی پایا جاتا ہے، جہاں تعلیم کو مکمل طرزِ زندگی سے جوڑا گیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کو شامل کر کے بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کی جائے۔

والدین کی مصروفیات اور بچوں کی تربیت میں کمی

جدید دور میں والدین کی بے انتہا مصروفیات بچوں کی تربیت پر منفی اثر ڈال رہی ہیں۔ مادی ترقی کے پیچھے بھاگتے ہوئے والدین اکثر بچوں کے لیے وقت نہیں نکال پاتے، جس کا نتیجہ ان کی اخلاقی و دینی تربیت میں کمزوری کی صورت میں نکلتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے والدین کو بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرنے کی تلقین فرمائی:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[15]"

"تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

جدید نفسیات بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ والدین کی موجودگی اور توجہ بچوں کی ذہنی اور جذباتی نشوونما کے لیے نہایت ضروری ہے اس لیے ضروری ہے کہ والدین اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت پر توجہ دیں۔[16]

سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کے اثرات

موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی بچوں کی ذہنی نشوونما پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ انٹرنیٹ، موبائل گیمز اور سوشل نیٹ ورکس بچوں کے خیالات اور رویوں کو براہِ راست متاثر کر رہے ہیں۔

---

13 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad* Cairo: Muʾassasat al-Risālah, 1999, 2: 381.
14 Dewey, John, *Democracy and Education* New York: Macmillan, 1916, 54.
15 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Medina: Dār al-Tawqīf, 1422 AH, 893.
16 Baumrind, Diana, *Parenting Styles and Adolescent Development* New York: Wiley, 1991, 23..

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"[17]

" آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر شخص دیکھے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔"

یہ اصول جدید سوشل میڈیا کے تناظر میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی کریں اور انہیں ایسے مثبت ڈیجیٹل مواد کی طرف راغب کریں جو ان کی دینی اور اخلاقی تربیت میں معاون ثابت ہو۔

ماہر نفسیات Jean Twenge کے مطابق:

"Increased screen time is linked to lower levels of happiness and higher levels of anxiety in adolescents."[18]

"زیادہ اسکرین ٹائم کم خوشی اور زیادہ بے چینی کا باعث بنتا ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ہمیں بچوں کے لیے ایسے تعلیمی اور تفریحی ذرائع فراہم کرنے چاہئیں جو انہیں سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچا سکیں۔

مغربی ثقافت کا نفوذ اور اس کے اثرات

عصرِ حاضر میں مغربی ثقافت کا اثر پوری دنیا میں نمایاں ہو چکا ہے۔ اسلامی اقدار کو پس پشت ڈال کر مغربی نظریات کو اپنانا نوجوان نسل میں فکری انتشار پیدا کر رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"[19]

"جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے۔"

اس حدیث کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ ہم مغربی ثقافتی یلغار کے مقابلے میں اسلامی اقدار کو مضبوط کریں اور بچوں کی تربیت میں اسلامی تشخص کو اجاگر کریں۔

[17] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2009, 4833.
[18] Twenge, Jean, *iGen: Why Today's Super-Connected Kids Are Growing Up Less Rebellious, More Tolerant, Less Happy—and Completely Unprepared for Adulthood* New York: Simon & Schuster, 2017, 124.
[19] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2009, 4031.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

معروف اسکالر Samuel Huntington اپنی کتاب *The Clash of Civilizations* میں لکھتے ہیں:

"The fundamental source of conflict in this new world will not be primarily ideological or economic, but cultural."[20]

"نئے عالمی تنازعات کی بنیادی وجہ نظریاتی یا معاشی نہیں بلکہ ثقافتی ہوگی۔"

یہی وجہ ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اپنے بچوں کی تربیت اس انداز میں کرنی چاہیے کہ وہ مغربی ثقافتی اثرات کے مقابلے میں اپنی دینی اور تہذیبی شناخت برقرار رکھ سکیں۔ عصرِ حاضر میں بچوں کی تعلیم و تربیت کو کئی تحدیات درپیش ہیں، جن میں جدید تعلیمی نظام، والدین کی مصروفیات، سوشل میڈیا کے اثرات، اور مغربی ثقافت کی یلغار شامل ہیں۔ ان تمام مسائل کا حل سیرت النبی ﷺ میں موجود ہے۔ اگر ہم نبی کریم ﷺ کے تربیتی اصولوں کو اپنائیں تو ان تحدیات سے نمٹنا ممکن ہو سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی درست تربیت ہی ہماری نسلوں کے مستقبل کی ضمانت ہے۔

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں عملی حل

عصرِ حاضر میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے جو تحدیات درپیش ہیں، ان کا بہترین حل نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ نے بچوں کی روحانی، اخلاقی، تعلیمی اور سماجی تربیت کے جو اصول وضع کیے، وہ آج بھی بہترین عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ذیل میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں چند بنیادی عملی اقدامات پیش کیے جا رہے ہیں۔

بچوں کی اخلاقی و روحانی تربیت

نبی کریم ﷺ بچوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کو بہت اہمیت دیتے تھے اور کم عمری ہی سے ان کی ذہن سازی فرماتے تھے۔ اس حوالے سے درج ذیل عملی نکات کو اپنانا ضروری ہے:

1. ذکر و دعا کی عادت ڈالنا

رسول اللہ ﷺ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی اللہ کے ذکر اور دعاؤں کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ "[21]..."اے بچے! میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں: اللہ کا دھیان رکھو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا"...

[20] Huntington, Samuel, *The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order* New York: Simon & Schuster, 1996, 29.
[21] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʻĪsā, *Jāmi‘ al-Tirmidhī*, 2516.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

.2 جھوٹ سے بچانے کی حکمتِ عملی

نبی کریم ﷺ نے بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے کی ترغیب دی۔ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ان کی والدہ نے انہیں بلایا اور کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے اسے کیا دینا چاہا؟ انہوں نے کہا' ایک کھجور" ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا" : اگر تم نے اسے کچھ نہ دیا تو یہ جھوٹ شمار ہوگا۔[22]"

.3 ادب واحترام کی تعلیم

نبی کریم ﷺ بچوں کو بڑوں کے ادب، استادوں کے احترام اور والدین کی اطاعت کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: بڑے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم کا حصہ ہے۔[23] ."

تعلیمی نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کی شمولیت

موجودہ تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کو نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت ہو سکے۔

.1 سیرتِ نبوی کے بنیادی اسباق

* نبی کریم ﷺ کی بچپن کی زندگی
* آپ ﷺ کی صداقت اور امانت
* سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حسنِ اخلاق
* آپ ﷺ کی تربیتی حکمتِ عملی

.2 عملی تربیت کے لیے سرگرمیاں

* اسکولوں میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے مضامین اور تقریری مقابلے
* بچوں کو سیرت النبی ﷺ پر مبنی کہانیاں سنانا
* سیرت النبی ﷺ کے مطابق حسنِ سلوک اور خدمتِ خلق کے عملی مظاہرے

.3 نصاب میں اسلامی اخلاقیات کی شمولیت

* قرآن وحدیث پر مبنی تربیتی مواد

[22] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd*, 4991.
[23] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, 4843

* اسلامی تاریخ کے روشن پہلو
* سیرت النبی ﷺ کے اسباق کو ہر مضمون میں ضم کرنا

اساتذہ اور والدین کے لیے رہنما اصول

اساتذہ اور والدین بچوں کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ان کے لیے درج ذیل اصول اپنانا ضروری ہیں:

1. والدین کے لیے ہدایات

* بچوں سے محبت اور شفقت سے پیش آئیں.
* بچوں کی تربیت میں تدریج اور نرمی اپنائیں
* عملی نمونہ بن کر بچوں کو سکھائیں

2. اساتذہ کے لیے رہنما اصول

* نبی کریم ﷺ کی طرح شفقت اور حکمت سے تعلیم دیں
* بچوں میں سوال کرنے اور غور و فکر کی عادت ڈالیں
* بچوں کی اخلاقی تربیت کو اولین ترجیح دیں

خلاصہ بحث

اس مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی سب سے زیادہ مؤثر اور جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے محبت، حکمت اور عملی مثال کے ذریعے بچوں کی شخصیت سازی کا ایسا ماڈل پیش کیا جو ہر دور میں قابلِ عمل ہے۔ عصرِ حاضر میں درپیش چیلنجز جیسے خاندانی نظام کی کمزوری، ٹیکنالوجی کا منفی اثر اور اسلامی اقدار سے دوری، بچوں کی تربیت کے عمل کو مزید مشکل بنا رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف اسی وقت ممکن ہے جب والدین، اساتذہ اور معاشرہ مل کر سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں کو اپنائیں۔ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ سیرتِ طیبہ کو نصاب، گھریلو تربیت اور تعلیمی سرگرمیوں کا حصہ بنایا جائے تو بچوں کی اخلاقی، فکری اور روحانی تربیت نہ صرف بہتر ہو گی بلکہ وہ ایک مثبت، بااخلاق اور ذمہ دار فرد کے طور پر معاشرے میں کردار ادا کر سکیں گے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

تجاویز وسفارشات

1. **سیرت پر مبنی نصاب** : تعلیمی اداروں میں بچوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
2. **والدین اور اساتذہ کی تربیت** : تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں تاکہ وہ بچوں کی تربیت میں سیرت النبی ﷺ کو عملی طور پر اپنائیں۔
3. **ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال** : بچوں کے لیے اسلامی اقدار پر مبنی ایپس، پروگرامز اور سرگرمیاں متعارف کرائی جائیں۔
4. **سماجی شعور بیداری** : میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں کی تربیت کے اسلامی اصولوں کو عام کیا جائے۔
5. **بین العلومی تحقیق** : بچوں کی تعلیم و تربیت پر سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مزید تحقیقی کام کیا جائے، جس میں سماجیات اور نفسیات کے پہلو بھی شامل ہوں۔